بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

غیرت کے نام پر قتل......اَسباب اور سدِّ باب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وطن عزیز پاکستان میں ہر چند روز میں ایسے واقعات تواتر سے وقوع پذیر ہو رہے ہیں جو ہماری معاشرتی بنیادوں میں زلزلہ بپا کر دیتے ہیں۔ ماہِ رمضان میں ہمارے نشریاتی اداروں نے جس ہلکے پن کا مظاہرہ کیا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ دین کو گویا بازیچۂ اَطفال بنالیا گیا۔ وہ لوگ دین میں رائے زنی کرتے رہے جو شرفِ انسانی پر بدنما داغ ہیں۔ عامۃ الناس کو رمضان کی برکات سے محروم رکھنے کے لیے خاص سحری وافطاری کے اوقات میں بے حیائی پر مبنی پروگرام نشر کیے جاتے رہے، دیگر اَوقات میں بھی بے حیائی کے ایسے مظاہرے ہوئے کہ معروف معنوں میں غیر مذہبی لوگ بھی اس پر جزبز ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ایک صاحب نے تو حد کردی اور سیدھے سبھاؤ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی پر حملہ آور ہو گئے۔ عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق آئین کی متفقہ ترمیم کے خلاف اپنے دل کا غبار نکالا۔ متعلقہ ادارے نے اگرچہ پرزور عوامی احتجاج کے بعد بہ ہزار دِقت سہی، چند روز کے لیے اس پروگرام پر پابندی لگادی جس میں ناموس ختم نبوت کے خلاف قادیانیوں کی واشگاف حمایت کی گئی تھی۔

ایک دوسرا معاملہ جس کا ایک سرا ہمارے معاشرے سے جڑا ہوا ہے تو دوسرا سرا ذرائع ابلاغ نے تھام رکھا ہے، وہ غیرت کے نام پر قتل کا ہے۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے غیرت کے نام پر قتل میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ ایک سروے کے مطابق صرف ۲۰۱۳ء سے اکتوبر ۲۰۱۴ء تک ۸۶۹ واقعات قتل غیرت کے ہوئے ہیں، اس کے بعد ۲۰۱۵ء گذر گیا اب ۲۰۱۶ء کا نصف ہو چکا ہے، اس دوران مزید کتنے واقعات ہو چکے ہوں گے گذشتہ پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت ایک مسودہ ء قانون پر غور کررہی ہے جس کے ذریعے اس طرح کے قتل کی روک تھام کی جاسکے۔ ایک طرف تو یہ ہے دوسری طرف جب بھی کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو نشریاتی اداروں میں پہلے سے تیار بیٹھے افراد کی زبانیں دین ومذہب کے خلاف کبھی ملفوف پیرائے میں اور بعضے وقت واضح انداز میں زہر اگلنے لگتی ہیں۔

غیرت...... جو مکارم اخلاق میں سے ایک عظیم صفت ہے اس کا اس طور تذکرہ کیا جاتا ہے جیسے یہ فالتو، بے معنی بلکہ کسی درجے میں کوئی منفی صفت ہو۔ نشریاتی اداروں میں بیٹھے افراد کو شاید اس بات کا اِدراک واحساس ہی نہیں کہ

غیرت کیا چیز ہوتی ہے؟......اس کی وجہ بھی غالباً اِن اداروں کا وہ ماحول ہے جس میں غیرت وحمیت کا گذر نہیں ہوتا۔ فسادِ قلب ونظر کا شکار اَفراد ان اعلیٰ انسانی قدروں کا پاس رکھ بھی نہیں سکتے ،وہ......وہی کچھ کہتے ہیں جوان کے مریض دلوں میں ہے یا جو انہیں سکھایا پڑھایا گیا ہے۔

ہمیں ان سطور میں غیرت کے نام پر قتل کی وکالت یا موافقت نہیں کرنی (شریعت مطہرہ نے اس باب میں واضح احکام دیے ہیں) ہمیں ان واقعات کو ایک دوسرے زاویے سے دیکھنے کی کوشش کرنی ہے......سوال یہ ہے کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی بنا پر ایک شریف گھرانے کی بچی تمام دینی اور اخلاقی حدود وقیود کو توڑتے ہوئے اپنے والدین اور خاندان کی عزت کو پامال کردیتی ہے۔وہ کسی اجنبی مرد سے مراسم رکھتی اور گھر کے محفوظ ماحول کو چھوڑ کر اس کے ساتھ فرار ہوجاتی ہے؟!...... ہمارے نشریاتی ادارے جو کچھ پیش کررہے ہیں کیا وہ معاشرے کو مثبت اقدار دے رہے ہیں یا منفی؟...... ہمارا مخلوط نظام تعلیم ،ہر شعبہ زندگی میں عورت کی شمولیت اور برابری کے نام پر مخلوط سرکاری اور پبلک ادارے ان واقعات کے رونُما ہونے میں کتنا کردار ادا کررہے ہیں؟!......غیرت کے نام پر قتل کرنے والے کا تو ٹرائل کیا جاتا ہے،معاشرے میں پھیلائی گئی بے راہ رَوی ،بے باک ٹاک شوز ،بے حیائی پر مبنی ٹی وی ڈرامے زیر بحث کیوں نہیں لائے جاتے؟!...... اُن والدین اور افرادِ خاندان کے لیے ہمارے دلوں میں ہمدردی کے جذبات کیوں پیدا نہیں ہوتے جن کی عزت بھری دنیا میں پامال کردی گئی ؟!...... یہ وہ سوالات ہیں جن کا حل تلاش کیے بغیر ایسے واقعات کی روک تھام نہیں کی جاسکتی۔

پاکستانی معاشرہ اگرچہ من حیث المجموع مثالی معاشرہ نہیں ،اور اس معاشرے میں بہت سے تضادات بھی ہیں، مگر ایسا بھی نہیں کہ شرم وحیاء اور غیرت وحمیت بالکلیہ رخصت ہوگئے ہوں۔ یہ تو ایک آفاقی حقیقت ہے کہ ہر عمل کا ایک ردعمل ہوتا ہے۔کمزور عمل کا ردعمل کمزور اور شدید اور زوردار عمل کا شدید اور زوردار ردعمل......اس ردعمل کی انتہا قتل بھی ہوسکتی ہے۔ہم یہاں بے غیرتی کے عمل پر اظہار غیرت کے ردعمل کی بات کررہے ہیں ورنہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی حوصلہ افزائی کی جائے تو سارا معاشرہ ہی انارکی کا شکار ہوجائے گا۔اس لئے کہ کوئی بھی غیرت مند باپ یا بھائی اپنی خواتین کو فحش کا ارتکاب کرتے دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ بخاری شریف کتاب الحدود میں حدیث شریف ہے:

عن مغيرة بن شعبة رضى الله عنه قال: قال سعد بن عبادة رضى الله عنه لور أيت رجلاً مع امرأتى لضربته بالسيف غير مصفح! فبلغ ذالك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتعجبون من غيرةِ سعد فوالله لأنا اَغيَرُ منه و الله اَغيَرُ منى، و من اجل غيرة الله حرم الفواحش ماظهر منها و مابطن (رواہ البخاری ومسلم)

’’حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی

بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ لوں تو اسے تلوار سے مار ڈالوں، ہرگز نہ اسے چھوڑوں گا۔ (اس بات کی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو سعد کی غیرت پر تعجب ہے؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ صاحب غیرت ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں، اسی غیرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام فواحش ظاہری اور باطنی کو حرام قرار دے دیا ہے۔"

ایک دوسری حدیث شریف میں ارشاد ہے:

ان اللّٰه يغار وغيرة اللّٰه ان يأتي المؤمن ماحرم اللّٰه (بخاری، کتاب النکاح)

"بے شک اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور غیرت الٰہی یہ ہے کہ مومن حرمات کا ارتکاب کرے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال المومن يغار و اللّٰه اشد غيراً (رواہ مسلم)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بڑھ کر غیرت والے ہیں۔"

یہاں غیرت جیسی عظیم انسانی قدر کے بارے میں وارد احادیث کا احاطہ کرنا مقصود نہیں، صرف یہ بتانا ہے کہ غیرت اعتدال میں رہتے ہوئے ایک مومن سے مطلوب محمود صفت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ...... "خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی"...... اسے مغربی معاشرے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام میں نسب کی حفاظت کے لیے عفت وعصمت اور پاک دامنی کو خاص مقام حاصل ہے۔ اسلامی معاشرے میں عفت وعصمت کی پاسبانی جبھی ممکن ہے کہ مرد غیور ہو، وہ اپنے اہل وعیال پر غیرت کی نگاہ رکھنے والا ہو، وہ اپنے گھر کے اَفراد کو حدود اللہ کی پامالی، فحش کے ارتکاب اور زنا کے قریب بھی جانے سے منع کرنے والا ہو۔

ہماری رائے یہ ہے کہ غیرت کے نام پر قتل کے خلاف ضرور قانون سازی کیجیے، بلکہ پہلے سے موجود قوانین کو بھی بروئے کار لائیے، اس سلسلے میں کتب حدیث وفقہ میں موجود واضح اَحکام سے بھی مدد لیجیے، مگر ساتھ ساتھ اُن اسباب کو بھی ختم کیجیے جن کی بنا پر قتل تک نوبت آجاتی ہے۔ اس بات کا بھی اہتمام کیجیے کہ اَخلاق وکردار کو تباہ کرنے والے، بے حیائی کی دعوت دینے والے، زنا کے راستوں پر لے جانے والے تمام اسباب خصوصاً ٹی وی پروگراموں پر بھی قدغن لگائی جائے۔ اگر یہ نہیں تو پھر سمجھا جا سکتا ہے کہ محض قتلِ غیرت کی سزا دے کر دراصل مذہب اور اعلیٰ انسانی اقدار سے بغاوت کی راہ ہموار اور فحاشی وعریانی کی پذیرائی کی جارہی ہے...... اللہ تعالیٰ وہ دن نہ لائے۔ آمین!

☆☆☆